New Era Magazine
غزل حیات
NEW ERA MAGAZINE
تیری خاطر
از قلم علینہ فرید
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

تیری خاطر

از قلم علینہ فرید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

میں آپ کی اس محبت کا جواب محبت دے دینا چاہتا ہوں۔ باخدا۔

گھمبیر لہجے میں کہا گیا

لیکن افسوس میں آپ پر اس قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا مس افرہ۔

باخدا اگر آپ میری دسترس میں ہوتی تو اس محبت کا جواب میں آپ کو اپنے عمل سے دیتا مس افرہ۔ اس نے افرہ کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور تھوڑا سا اس کی طرف جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرہ نے جب دیکھا کہ وہ سمیر نہیں وہی 'شاہ' ہے تو شرم کی وجہ سے اس کے گال دہکنے لگے اور نظریں نیچے کیئے اپنے انگلیوں کو آپس میں مروڑنے لگی

وہ۔۔۔ وہ میں سم۔۔۔ سمجھی۔۔۔ کہ سمیر ہے تو۔۔ افرہ کے منہ الفاظ تو جیسے غائب ہوگئے اور جھکا ہوا سر مزید جھکا لیا

اٹس اوکے مس افرہ !!میں جانتا ہوں کہ انسان سے ہی غلطیاں ہوتی ہیں۔ ریلیکس رہیں۔ اس نے گویا افرہ کی مشکل آسان کردی

آئی ایم سوری۔ افرہ نے پھر سے معذرت کی

کوئی بات نہیں لیکن صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ کبھی جو نظر آتا ہے وہ کبھی بھی ویسا ہوتا نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے پیچھے سے دیکھ کر ہی مجھے سمیر سمجھ لیا کیونکہ آج میرا اور سمیر کا ڈریس کوڈ ایک جیسا ہے۔ لیکن ضروری یہ بھی نہیں ہے کہ ہر بار میں ہی ہوں۔ اس نے بڑے مہارت سے اس کی مشکل آسان کردی اور آخری بات پر زور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکر کہا

افففففف۔۔۔ میں بھی نہ۔ اتنی بدھو ہوں یہ بھی نہیں دیکھا کہ ان دونوں کا ایک جیسا ڈریس کوڈ ہے۔ کیا سوچ رہے ہونگے یہ میرے بارے میں؟ افرہ خود سے جنگ لڑنے میں مصروف ہوگئ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹن

ٹن

ہاں ہیلو؟ کیا ہوا عینی؟ اس کی سوچوں کا ارتکاز اصحاذ کی کال نے توڑا اور وہ لاشعوری طور پر اسے دیکھنے لگی

کتنا مکمل مرد تھا وہ۔ صاف شفاف رنگت، کالی گہری آنکھیں، کسرتی جسم کا مالک، نہایت نرم مزاج اور اس کی وہ دلکش مسکراہٹ جو بات کرتے وقت ہمیشہ اس کے چہرے پر قائم رہتی تھی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے لگی تھی اور یہ اس کی نظروں کی تپش کا اثر تھا کہ اصحاذ نے اس کی طرف رخ کیا اور ایک آئیبرو اچکایا جیسے پوچھنا چاہتا ہو 'کیا'؟

اچھا اوکے میں آتا ہوں۔ اللہ حافظ۔ اس نے کال کاٹی اور اسے دیکھنے لگا

جی تو مس افرہ اگر میرا جائزہ لے چکی ہیں تو کیا میں جاوں؟ اس نے خالص شوخ لہجے میں پوچھا

ہا۔۔۔ نہی۔۔ میرا مطلب جی۔ افرہ کے منہ میں جلدی بازی جو آیا اس نے بول دیا اور پھر ہاتھ ماتھے پر مارا

ہاہاہاہا۔ اب آپ بتائیں میں جاوں یا نہیں؟ اصحاذ نے پھر سے شوخ لہجہ اپنایا

اس بار افرہ خاموش رہی اور اس کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے اصحاذ کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے جانے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنیں؟ اس کے چلتے قدم افرہ کی آواز پر رک گئے

جی؟ اصحاذ نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا

وہ آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں پلیز۔ افرہ نے نہایت معصوم سے انداز میں کہا

اوکے۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاوں گا۔ یہ ہمارے بیچ ایک راز رہے گا۔ اصحاذ نے اسی دلکش مسکراہٹ سمیت کہا جو کسی کا بھی دل دھڑکانے کا ہنر اچھے سے جانتی تھی

وعدہ کریں کہ آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے؟ افرہ نے اس کے آگے ہتھیلی پھیلائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پکا وعدہ۔ اصحاذ نے اس کے پھیلی ہوئی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے نرمی سے دبا کر مطمئن کرنا چاہا

تھینکیو۔ افرہ نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا

نو نیڈ۔ یہ کہہ کر اصحاذ نے اپنا ہاتھ دھیرے سے اس کے ہاتھ سے آذار کروایا اور پھر وہاں سے چلا گیا

اس کے جانے کے بعد افرہ نے چاند کو دیکھا جو اکیلے ہی پورے جہاں کو روشنی سے منور کیئے ہوئے تھا۔ تھوڑی دیر چاند کو تکنے کے بعد اس نے بھی ایک گہری سانس بھری اور وہاں سے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ویسے اصحاذ تم نے سمیر کی بیوی کو دیکھا؟ کتنی پیاری ہے نہ وہ؟ عینی نے اس سے پوچھا جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

ہاں میں نے دیکھا تھا اسے۔ اصحاذ نے اسے جواب دیا جو میوزک پلئیر

کے ساتھ لگی ہوئی تھی

کیا نام تھا اس کا؟ یار اتنا پیارا نام تھا سمیر کی بیوی کا۔ عینی اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے اس کا نام سوچنے لگی

افرہ شیخ۔ اصحاذ نے فورا جواب دیا

ارے واہ بھئی۔ تم نے تو اس کا نام بھی یاد کرلیا ہے۔ کیا بات ہے!!! عینی نے شرارتا کہا

تمھیں تو اچھے سے پتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں بھولتا۔ پھر چاہے وہ عام سی چیز ہو یا پھر کوئی خاص انسان۔ اصحاذ نے نہایت سنجیدگی سے کہا

ویسے سمیر تمھیں کیسا لگا اتنے سالوں بعد اس سے ملی ہو؟ اصحاذ نے بات کا رخ موڑا

سچ کہوں تو مجھے لگتا ہے کہ سمیر اب بھی پہلے جیسا ہے۔ اس کی نیچر میں کوئی بدلاو نہیں آیا ہے۔ عینی نے کسی خدشے کے تحت کہا

وہ کیسے اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ بدلا نہیں ہے؟ اصحاذ نے کہہ کر موڑ کاٹا

کیونکہ کون اتنی پیاری بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی کے ساتھ گھنٹے گزارتا ہے۔ عینی نے نہایت غصے سے کہا اور باہر دیکھنے لگی

اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن کبھی کبھی انسان کی فطرت نہیں بدلتی

عینی۔ تم خود کو دیکھ لو۔ اس نے اپنی ہنسی دبا کر کہا

میں تمھارا خون پی جاونگی اصحاذ۔ عینی نے ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

اچھا اچھا بابا سوری۔ پھر نہیں کہوں گا۔ اصحاذ نے مصنوعی ڈرتے ہوئے کہا

یہ ہوئی نہ بات۔ یہ کہہ کر عینی پھر سے سامنے کی طرف دیکھنے لگی

ابھی انھیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ان کے گاڑی کے سامنے سے ایک کیری ڈبہ تیزی سے گزرا اور تھوڑا آگے جاکر رک گیا

بد تمیز جاہل لوگ۔ گاڑی چلانی نہیں آتی تو چلاتے کیوں ہیں؟ عینی نے بہت غصے سے کہا کیونکہ اچانک گاڑی کے سامنے آنے سے ان کی کار ایک جھٹکے سے رکی تھی

بس کیا کہیں؟ اصحاذ نے کندھے اچکائے اور پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گاڑی بھی اب غائب تھی اور وہ لوگ اسی راستے سے گزرنے لگے جہاں سے وہ گاڑی گزری تھی۔ اب وہ گزر رہے تھے کہ عینی نے ویسے ہی اصحاذ کی طرف دیکھا تو جو دیکھا اس نے تو چیخ پڑی

گاڑی روکو اصحاذ۔ اس نے سٹئیرنگ وہیل پر ہاتھ رکھا

کیا ہوا ہے؟ ابھی گاڑی لگ جاتی۔ کیا بچوں جیسی حرکتیں ہیں تمھاری؟ ایسا کون کرتا ہے؟ اصحاذ نے اسے ڈانٹا جو مسلسل باہر کی طرف دیکھ رہی تھی

ایک منٹ۔ یہ کہہ کر عینی گاڑی سے اتر گئی اور اسی جانب بڑھ گئی جہاں اسے لگا کہ کچھ ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تھوڑی آگے جاکر اس چیز کی طرف آئی اور آہستہ سے اس کے قریب آکر بیٹھ گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چوا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی زندہ وجود ہے جو تیز تیز سانسیں لے رہا ہے۔ چونکہ وہاں اندھیرا تھا اور دوسرا وہ وجود اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا اس لیئے صاف نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی؟

عینی نے ہمت کرکے اسے سیدھا کیا اور اسے دیکھنے لگی

آآااااا !!!عینی نے اسے دیکھ کر چیخ ماری؛ ویسے تو وہ کافی مضبوط اعصاب کی مالکن تھی لیکن ایسے موقعوں پر اچھے اچھوں کے بھی ہوش اڑ جاتے ہیں۔

اوہ مائی گاڈ۔ یااللہ۔ اب کیا کروں؟ افف خدایا۔ عینی نے اس کا سر جلدی سے اپنی گود میں رکھا اور اس کا گال تھپتھپانے لگی

آپ پلیزز آنکھیں بند نہ کریں۔ میں آپ کو ہاسپٹل لیکر جاتی ہوں۔ اصحاذ اصحاذ۔ عینی نے اسے حوصلہ دینے کے ساتھ ساتھ اصحاذ کو بھی آوازیں دینا شروع کرچکی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی کی آواز سن کر وہ بھی جلدی سے اس کی طرف آیا

کیا ہوا عینی؟ اور یہ لڑکی کون ہے؟ اس نے عینی کی طرف آکر اس سے پوچھا

اصحاذ یہ سوال جواب کا وقت نہیں ہے۔ پلیززز ان کی حالت ایسی نہیں ہے کی ابھی کچھ کہا جائے۔ ہمیں انھیں جلدی سے ہاسپٹل لیکر جانا ہوگا۔ آو انھیں اٹھانے میں میری مدد کرو۔ عینی نے اصحاذ سے کہا جو عجیب نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا

چلووو۔ مدد کرو میری۔ عینی نے اسے بازو سے ہلایا تو وہ بھی ہوش کی دنیا میں آتے اس کی طرف بڑھا اور اسے اٹھا کر گاڑی کی طرف لیکر آ گئے

گاڑی میں پیچھے اس وجود کو لٹایا گیا اور اس کے ساتھ عینی بھی پیچھے بیٹھ گئی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔

اس نے گاڑی میں لائٹ اون کی تو عینی نے اس کی طرف دیکھا جہاں اس کے جسم پر کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اور ہاتھ اور بازووں پر زخم کے نشان تھے۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ بھی خون سے لت پت تھا۔ مطلب صاف تھا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

عینی نے اس کی حالت دیکھ کر سختی سے اپنی آنکھیں میچیں اور اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو اس نے مزید نہیں روکا اور آنسو اس کے گال تر کرتے گئے اور اپنے گلے میں موجود سٹالر کو اس پر ڈالا۔

وہ لوگ ہسپٹل پہنچ گئے تو جلدی سے اسے سٹریچر پر ڈال کر اندر کی

طرف بڑھ گئے۔ جبکہ ان سب میں اصحاذ کافی خاموش ہوگیا تھا۔

دوسری طرف عینی اس لڑکی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ وہ اسے نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی جو ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی اس سے ملی تھی۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سے جانے کے بعد افرہ نے سمیر کو گفٹ دیا اور دیر تک ان کے گھر رکنے کے بعد وہ لوگ گھر واپس آگئے۔ گھر آکر سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

افرہ نے کپڑے بدلے تو باہر آکر وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور پورے دن کے بارے میں سوچنے لگی

اسے بے اختیار وہ نیلی آنکھوں والا یاد آیا جس کی گرفت نے دوپہر کو اس کے کلائیوں پر نشان چھوڑ دیئے تھے اور پھر پارٹی میں اصحاذ کا اس کا ہاتھ پکڑنا یاد آیا جس کی گرفت میں نرمی تھی۔

افففف یہ کچھ بہت ظالم ہوا کرتے ہیں۔ افرہ نے کہہ کر جھر جھری لی اور بے ساختہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھڑکی کو دیکھتے دیکھتے نیند اس پر مہربان ہوگئی اور وہ بھی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔ وہ ایسی ہی تھی باتوں کو سر پر سوار نہ کرنے والی۔ وہ بھول جایا کرتی تھی۔ اس لیئے وہ یہ بات بھی بھول گئی کہ پارٹی میں اس کے اور اصحاذ کے بیچ کیا ہوا تھا؟

****

اس پیشنٹ کے ساتھ کون ہیں؟ آئی سی یو سے ڈاکٹر باہر آئے تو انھوں نے پوچھا

جی۔۔۔ ہم ہیں۔ عینی نے جلدی سے جواب دیا جس کے خود کے کپڑوں پر بھی اس لڑکی کے چہرے پر موجود خون کی وجہ سے نشان پڑ چکے تھے

وہ آپ دونوں کو بلا رہی ہے۔ لیکن دھیان رہے کہ زیادہ باتیں نہیں کرنی۔ ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گئے

وہ ٹھیک تو ہے نہ؟؟ عینی سے پہلے اصحاذ نے پوچھا

وہ ٹھیک ہیں لیکن۔۔۔ ڈاکٹر کہہ کر خاموش ہوگئے

لیکن کیا؟ عینی نے بے تابی سے پوچھا

ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ان کے ساتھ گینگ ریپ کیا گیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ آپ لوگ اسے جلدی سے لیکر آگئے ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہوتا۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر آگے کی جانب بڑھ گئے جبکہ وہ دونوں بھی آئی سی یو کی جانب بڑھ گئے جہاں زندگی اور موت کے بیچ لٹکتی وہ لڑکی ان کی راہ دیکھ رہی تھی۔

اصحاذ نے جب اسے دیکھا تو اس نے اپنی نظریں نیچی کرلی جبکہ عینی نے اس تک پہنچ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس انجان سی

لڑکی کے ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھے

می۔۔۔می۔۔۔میں کچھ۔۔۔ م۔۔مانگنا چاہتی ہوں۔ اس لڑکی نے پھولتی ہوئی اور سینے میں اٹکتی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا

ہاں ہاں بولو نہ۔ کیا مانگنا چاہتی ہو؟ ہم لیکر آئیں گے تمھارے لیئے۔ عینی نے اس کے ہاتھ کو آہستہ سے دبا کر کہا

بھ۔۔۔بھائی۔ اس نے اصحاذ کو پکارا جو منہ دوسری طرف کیئے کھڑا تھا

بھ۔۔۔بھائی۔ پہلے سے زیادہ زور سے پکارا گیا

ہاں۔ اصحاذ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف آیا

بھ۔۔۔بھائی۔ می۔۔۔میں چاہتی ہوں ک۔۔۔۔کہ آپ مج۔۔۔مجھ سے۔۔۔ وع۔۔۔وعدہ کریں۔ اس نے بہ مشکل اپنی اٹکتی سانسوں کے درمیان اپنی بات جاری رکھی۔

ہاں بولو۔ میں سن رہا ہوں۔ اصحاذ نے اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہا

اور پھر اس لڑکی نے جو کہا اس پر دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ کو۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتے وہ لڑکی انھیں یونہی شش و پنج میں چھوڑ ہمیشہ کے لیئے دوسرے جہاں میں چلی گئی جہاں سے کوئی بھی واپس نہیں لوٹتا۔

****

اس نے منہ کھولا یا نہیں؟ شانزل نے اپنے خاص بندے 'خان 'سے پوچھا

ہاں۔ طوطے کی طرح زبان کھولی ہے اس نے۔ وہ لہجے میں نفرت سموئے کہہ رہا تھا

ہمم۔ جگاؤ اسے !شانزل نے حکم دیا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بھی پانی کی بالٹی اس پر الٹ دی جس کی وجہ سے وہ ہڑبڑا کر اٹھا

کک۔۔۔ کیا ہوا؟ وہ شخص بے ہوشی کی دنیا سے واپس ہوش کی دنیا میں آتے ساتھ ہی بڑبڑایا

سنا ہے تم نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ امپریسو !!!شانزل نے داد دیتی

نظروں سے دیکھ کر اس کا تمخسر اڑایا

ہا۔۔۔ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں سب۔۔۔ بتا دوں تو تم مجھے آزاد کردوگے۔ اب تو میں نے سب بتا دیا ہے۔۔۔۔ اب۔۔۔ اب مجھے آزاد کردو۔ اس نے ہمت کرتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص سے کہا جو اس کی بات سن کر سر دائیں بائیں ہلا رہا تھا اور تیز آواز سے ہنس رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں آزادی چاہیئے نہ؟ شانزل یکدم سنجیدہ ہوا اور اٹھ کر اس کے سامنے آیا

ہاں۔ اس نے گردن اثبات میں ہلائی

ویسے اپنے باپ کی طرح لالچی ہو تم بھی۔ شانزل نے کہہ کر سختی سے اس کے بال مٹھی میں جکڑے

تت۔۔۔تم نے کہا تھا کہ تم۔۔۔ مجھے چھوڑ دوگے۔ اب وہ شخص رو رہا تھا اور مسلسل خود کو چھڑوا رہا تھا لیکن بے سود

ابھی آذاد کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے؟ اس نے اس شخص کے بالوں پر اپنی گرفت ڈھیلی کردی اور پھر تھوڑا پیچھے ہوکر اسے دیکھنے لگا

اس نے گلے میں لٹکتی ہوئی چین نکالی اور اسے پھر اپنے ہاتھ میں لیئے اس میں موجود چاقو کھول دیا اور اسے دیکھ کر ہنسنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہی۔۔۔نہیں۔ وہ بندھا ہوا شخص سر نفی میں ہلا رہا تھا کیونکہ موت اسے اپنے سامنے نظر آرہی تھی

شانزل اس تک آیا اور وہ چاقو پوری قوت سے اس کے بائیں آنکھ میں گھونپا۔ وہ چیخ رہا تھا لیکن شانزل بڑی مہارت کے ساتھ اپنا کام کر رہا تھا اور ایسے ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے وہ انسان نہیں بلکہ کسی گوشت کے لتھڑے کے ساتھ کھیل رہا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دوبارہ وہ چاقو اس کے دوسرے آنکھ میں گھونپا اور پھر اس کے منہ کو سختی سے دبوچا۔ جس کی وجہ سے اس کا منہ کھل گیا۔ شانزل نے اس کی زبان کھینچی اور دیکھتے دیکھتے وہ بھی کاٹ ڈالی اور ساتھ پڑے ٹرے میں پھینک دی۔

وہ چیخ رہا تھا۔ درد اور تکلیف حد سے زیادہ ہورہی تھی۔ لیکن شانزل نے اس کی چیخوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے ایک ایک کرکے ہاتھ بھی توڑ ڈالے اور پھر گہرے سانس لیکر اس سے پیچھے ہوا تو اپنے ہاتھ تولیئے سے صاف کرلیئے اور وہاں موجود اپنے خاص ملازم 'خان 'کو اشارہ کیا اور جاتے وقت یہ کہنا نہ بھولا کہ اس کو ٹھکانے لگائے جیسے اسے کہا گیا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|English|Poetry|Interviews

وہ بھی حکم کی تعمیل کرتا باقی کا کام اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت کرنے لگا۔ اور پھر کام کرکے شانزل کے کہے کے مطابق اب انھیں آگے کا کام صبح سویرے کرنا تھا۔ اس لیئے اس جگہ کہ صفائی کرکے وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔

****

بیٹا تم نے کیا سوچا ہے پھر؟ سکندر شاہ اصحاذ کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگے جو کسی غیر مرئی نکتے کو گھور رہا تھا

کس بارے میں بابا؟ اس نے نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں!؟ سکندر شاہ نے خفگی سے کہا

بابا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی یہی کہوں گا کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی پلیززز۔ مجھے کچھ بھی نہیں بھولتا بابا۔ اس نے سر ہاتھوں میں گرا لیا

خود اپنے لیئے نہ سہی اپنے بیٹے کے بارے میں سوچو بیٹا۔ کب تک وہ میڈ کے ہاتھوں میں پلا بڑھے گا؟ سکندر شاہ اس پر ایموشنل وار کرنے لگے

مجھے اور عینی کو بھی تو آپ نے بڑا کیا ہے نہ بابا۔ اسی طرح میں بھی اپنے بیٹے کی پرورش کروں گا۔ اگر سکندر اس کا باپ تھا تو وہ بھی انھی کا بیٹا تھا

چلو جیسے تمھاری مرضی بیٹا۔ تم سے کون بحث میں جیت سکتا ہے؟ آخر میرے بیٹے ہو کوئی کیسے تمھیں ہرا سکتا ہے؟ سکندر شاہ نے محبت سے اس کے کندھے پر ہاتھ دھرا اور آخر میں فخر سے اپنی بات مکمل کی

بابا؟ اصحاذ نے انھیں بلایا

ہاں بیٹے۔ انھوں نے جواب دیا

مجھے کافی دنوں سے مما یاد آرہی ہیں۔ مجھے ان سے ملنا ہے بابا۔ میں قبرستان بھی گیا تھا اس دن لیکن پھر بھی مما کی بہت یاد آتی ہے آج کل۔ اس نے کہہ کر سکندر کی گود میں سر رکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بیٹا۔ مجھے بھی علینہ بہت یاد آتی ہے۔ بلکہ وہ تو زندہ ہے بیٹا۔ مجھ میں، تم میں تمھاری صورت۔ جاتے جاتے وہ مجھے تمھاری صورت میں اپنا سب کچھ دیکر گئی ہے۔ سکندر شاہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا اور اپنی بات مکمل کی

مما بہت پیاری تھی نہ؟ کتنا خیال رکھتی تھی میرا اور عینی کا اور بابا ان

کی آنکھوں کا رنگ بھی کتنا خوبصورت تھا۔ ہیزل گرین کلر کی خوبصورت آنکھیں تھیں ان کی۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں کہہ رہا تھا

ہاں۔ اسے بچوں سے خاص لگاو تھا۔ بہت زیادہ۔ سکندر شاہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

بس بابا۔ رونا نہیں۔ مما کی روح کو تکلیف پہنچتی ہے نہ۔ اس نے اپنے بابا کے آنسوں پونچھے

وہ مجھ سے دور ہوکر بھی میرے قریب ہے بیٹا۔ کیا ہوا جو وہ اس جہاں میں ہے۔ وہ آج بھی میری سینے میں دھڑکتے ہوئے دل کی دھڑکنوں میں زندہ ہے۔ سکندر شاہ فرط محبت سے کہہ رہے تھے۔ ان کا ایک ایک لفظ ان کی سچی محبت کا ثبوت دے رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے پتا ہے کہ آپ مما سے بہت محبت کرتے ہیں۔ لیکن یوں کہہ کر مجھے جیلس کروا رہے ہیں آپ؟ اصحاذ نے ماحول میں چھائی افسردگی کو کم کرنے کی خاطر کہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوگیا

ہاہاہاہا۔ نہیں میرے بیٹے جس طرح وہ مجھے عزیز ہے اسی طرح تم بھی عزیز ہو میرے بیٹے۔ انھوں نے اصحاذ کی بے داغ پیشانی چومی اور اسے سینے سے لگا لیا

سر؟ ابھی وہ بیھٹے بات کر رہے تھے کہ میڈ کی آواز آئی

ہاں۔ اصحاذ نے جواب دیا

وہ اذان بیٹے بہت رو رہے ہیں۔ میڈ نے آکر اسے اطلاع دی

آپ انھیں یہی لے آئیں۔ میں دیکھتا ہوں کیسے روتا ہے میرا شیر؟ اس نے جذبات سے چور لہجے میں کہا جبکہ سکندر شاہ اس کی اتنی محبت دیکھ کر خوش ہورہے تھے۔ انھیں اپنے اس بیٹے پر بہت فخر تھا کہ وہ عادتوں میں زیادہ تر ان کی من چاہی بیوی 'علینہ شاہ' کا دوسرا عکس تھا

آجا میرا شیر۔ میرا بچہ۔ روتے کیوں ہو؟ ہاں بابا ہے نہ! وہ ابھی اسے دیکھ رہے تھے اور اپنی سوچوں میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ان کی سماعت سے اصحاذ کی آواز ٹکرائی جو اذان کو گود میں لیئے اسے چپ کروا رہا تھا

بھئی میں تو روم میں چلا تم سنھبالو اپنے بیٹے کو۔ ہاہاہا بیسٹ آف لک بیٹے۔ وہ ہنستے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپاکر چلے گئے

اٹس ناٹ فئیر بابا۔ اس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا

اوکے دین بی ریڈی فار گیٹینگ میریڈ۔ سکندر شاہ نے پھر سے وہی موضوع چھیڑا

اوکے بابا۔ میں خود سنھبالوں گا اپنے بیٹے کو۔ آپ جاکر آرام کریں۔ انھیں پھر سے پھڑی سے اترتے دیکھ کر جلدی سے کہا

ہاہاہاہا۔ جواب میں اسے سکندر شاہ کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ بھی انھیں خوش دیکھ کر مسکرادیا اور پھر اذان کی طرف متوجہ ہوگیا اور ہاتھ میں پکڑی فیڈر اسے پلانے لگا۔ وہ دونوں باپ بیٹے کم اور جگری دوست زیادہ تھے۔

****

!!!ٹینگ ٹانگ

!!!ٹینگ ٹانگ

کسی نے صبح سویرے آفندی ولا کی گھنٹی بجائی

یہ اس وقت کون ہوسکتا ہے؟ شاید بھیک مانگنے والے ہوں۔گیٹ کیپر نے سوچا اور پھر سے اپنی نیند پوری کرنے لگا

!!!ٹینگ ٹانگ

اس بار کسی نے بیل پر گویا ہاتھ ہی رکھ دیا تو گیٹ کیپر بھی اسے کئی صولواتوں سے نوازتا گیٹ کھولنے کے لیئے اٹھ کھڑا ہوا

ارے کون ہے؟ کیا صبح صبح گھنٹی پر ہاتھ رکھ کر بھول گئے ہو؟ وہ اپنی دھن میں مگن دروازہ کھول چکا تھا لیکن باہر کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا تو وہ واپس جانے کے لیئے پلٹ گیا

لیکن جیسے ہی پلٹا اس کے سامنے سفید کفن جیسے لپٹے کپڑے میں کچھ پڑا ہوا نظر آیا

یہ کیا ہے؟ وہ اس سفید کپڑے کی جانب بڑھا اور اس کا ایک سرا پکڑ

کر دیکھنے لگا

آاااا یہ تو۔ توبہ توبہ !!صاحب جی کو بتا دیتا ہوں۔ اس نے جلدی سے دوسرے ملازموں کی مدد سے اس چیز کو اٹھا کر اندر کی طرف لائے

صاب جی۔ غضب ہوگیا۔ صاب جی !!!ان کے گھر کے سب سے بڑی عمر کی بوا لاونج کے وسط میں کھڑی ہوکر اونچا اونچا چیخنے لگی

غضب ہوگیا !!!ہم لٹ گئے صاب جی !!!برباد ہوگئے۔ وہ اونچی آواز میں رو رہی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹ رہی تھی

کیا ہوا شمسہ بوا؟ کیوں ایسے چیخ رہی ہو صبح صبح؟ ساحل آفندی نے ناگواری سے پوچھا

وہ۔۔۔ وہ صاب جی۔ ساحر صاب۔ وہ پھر سے رونے لگی

کیا ہوا ساحر کو؟ کیا وہ آگیا کیا؟ انھوں نے پھر سے پوچھا

ہاں۔ وہ آچکے ہیں صاب جی۔ باہر ہیں وہ۔ یکدم وہ خاموش ہوگئ اور اس کا جواب لیلی نامی دوسری کم عمر ملازمہ نے دیا

عجیب لوگ ہیں۔ وہ خود سے بڑبڑاتے باہر کی جانب بڑھ گئے

غلام بخش؟ ارے او غلام بخش کہاں ہو سب؟ ساحل آفندی نے گیٹ کیپر کو آواز دی

صاب جی۔ وہ باہر۔۔۔۔ لاش۔۔۔ ہے۔ اس نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا

لاش؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟ کس کی لاش ہے؟ وہ تقریبا دھاڑے اس پر۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔ آپ خود دیکھ لیں۔ اس نے مودب انداز میں کہا اور باہر کی طرف بڑھنے لگا

ان کی دھاڑنے پر ان کی بیوی تمنا بھی باہر آگئیں اور ان کی دھاڑ پر دل تھام کر رہ گئیں۔

ساحل آفندی جب باہر آئے تو انھوں نے دیکھا کہ کفن میں لپٹی ہوئی لاش ہے۔ انھوں نے اس لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو لڑکھڑا کر پیچھے ہوگئے۔

ی۔۔۔یہ نہیں ہوسکتا۔ نہیں ہوسکتا۔ وہ مسلسل سر کو دائیں بائیں ہلا رہے تھے گویا اس بات کا یقین دلا رہے تھے کہ سامنے پڑی لاش ان کے بیٹے کی نہیں ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا نہیں ہوسکتا ساحل؟ تمنا آفندی ان کی طرف آتے ہوئے بولیں

یہ دیکھو۔ یہ ہمارا بیٹا نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے اسے بازو سے گھسیٹ کر لاش کے سامنے لاکر کھڑا کردیا

وہ تو ساحر کی لاش دیکھ کر ہی غش کھا کر گر پڑی تو وہ بھی گھٹنوں کے بل وہی بیٹھ گئے اور آنسوں ان کا چہرہ بھگونے لگے۔

دو گھنٹے بعد اس کی فرانزک رپورٹ بھی آگئی۔ جس میں لکھا تھا کہ اس کے جسم کی کوئی بھی ہڈی سہی حالت میں نہیں ہے؛ صرف یہی نہیں بلکہ اسے نامرد بھی کیا گیا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ سب دیکھ کر تو گویا ان پر آسمان ہی ٹوٹ پڑا۔ ادھر سمیر بھی بھائی کی لاش دیکھ کر صدمہ سے خاموش ہوچکا تھا۔ جو خوش تھا ان سب میں وہ تھی لیلی۔ وہ کیوں خوش تھی؟ فلحال یہ بھی ایک معمہ ہے۔

****

جی تو آپ کو ایک اہم خبر سے آگاہ کرتے چلیں کہ ملک کے نامور بزنس مین اور سیاست دان ساحل آفندی کے بڑے بیٹے ساحر آفندی کی لاش مل چکی ہے جو کہ نہایت بری حالت میں ہے۔ باقی کی خبروں کے لیئے ہمارے ساتھ رہیئے۔ ٹی وی پر یہ خبر دھڑا دھڑ نشر کی جارہی تھی

عاص؟ تم نے دیکھا؟ ساحر کو کسی نے مار دیا یار۔ عینی نے شاک کی کیفیت میں کہا

ہاں دیکھ رہا ہوں صبح سے نیوز میں۔ اس نے بلکل سپاٹ لہجے میں کہا

ہمم !!!ویسے اسے کیوں مارا ہوگا اور کس نے؟ عینی نے سوچنے والے انداز میں پوچھا

مارنے کا مجھے نہیں پتہ لیکن۔۔۔ اصحاذ نے دانستہ بات چھوڑ دی

لیکن؟ عینی نے بے تابی سے پوچھا

لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ قتل شاید اسی 'نیلی آنکھوں والے بدمعاش' نے کیا ہوگا۔ اصحاذ نے تکا لگایا اور اس کے تاثرات دیکھنے لگا

ہاں۔ کیاااا؟ عینی نے تقریبا چیختے ہوئے کہا

ہاں بھئی۔ کیا ہوا؟ اس سے بعید بھی نہیں ہے۔ اتنے قتل کیئے اس نے یہ بھی کیا ہوگا نہ۔ اصحاذ نے کہہ کر جان چھڑوائی

ہوسکتا ہے لیکن پلیز اس طرح اسے بدمعاش کہہ کر تم میری 'محبت' کی تذلیل تو نہ کرو نہ۔ عینی نے منہ بسور کر کہا

اچھا بھئی۔ میں اسے شائزل کہوں گا جو اس کا نام ہے۔ اب ٹھیک ہے؟ اصحاذ نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر کہا

ہاں اب ٹھیک ہے۔ عینی نے سادہ لہجے میں کہا

ویسے تمھیں اس کے خلاف کوئی بات برداشت کیوں نہیں ہے؟ اصحاذ نے پھر سے اسے چھیڑا

عشق 'ایک' لفظی جواب آیا'

ہاں بھئی۔ اب عشق پر سبق دینے نہ بیٹھ جانا۔ ہمیں چلنا بھی ہے سمیر کے گھر۔ تیاری پکڑو جانے کی۔ یہ کہہ کر اصحاذ اٹھنے لگا لیکن عینی کی آواز پر پھر سے بیٹھ گیا

اذان کیسا ہے؟ پورے دو ہفتے بعد ملونگی میں اپنے شہزادے سے کہاں ہے میرا شہزادہ؟ عینی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اذان کے بارے میں پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میڈ کے پاس ہے۔ بوا بوا۔ اصحاذ نے کہہ کر میڈ کو آواز دی

وہ بھی اذان کو لیکر ان کے پاس آگئ تو عینی نے جھٹ سے اذان کو ان کی گود سے لیکر پکڑا اور چٹاچٹ اس کے گال چومے اور اس کے

ننھے ننھے ہاتھوں کو آہستہ سے پکڑ کر ان کے ساتھ کھیلنے لگی جبکہ اصحاذ نے بھی اس کے گال چومے اور پھر اوپر کی جانب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

****

عینی، اصحاذ اور سکندر شاہ تینوں آفندی ولا آئے۔ جیسے ہی وہ تینوں گاڑی سے اترے؛ اتفاقاً اس وقت افرہ بھی اپنی فیملی کے ساتھ گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔ دونوں نے ایک جیسا سفید شلوار سوٹ پہنا تھا۔

وہ بھی اسے دیکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا جہاں عینی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

عینی گھر کے اندر گئی اور پھر سامنے لاونج میں آکر بیٹھ گئی اور وہی بیٹھ کر تلاوت کرنے لگی۔ عجیب وحشت زدہ ماحول تھا۔ عورتوں کا بین جاری تھا۔ کچھ عورتیں تو تلاوت کم اور باتیں زیادہ کر رہی تھیں۔

وہ بھی سر جھٹک کر تلاوت کرنے لگی۔ تلاوت کرنے کے بعد وہ اٹھی اور ساحر کے امی کے پاس آکر انھیں دلاسہ دینے لگی۔ تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھ کر اس نے ویسے ہی ادھر ادھر دیکھا تو اسے افرہ نظر آگئی۔

افی؟ عینی نے اسے آہستہ آواز میں پکارا

اپنے نام کی پکار اور جانی پہچانی آواز پر افرہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عینی کھڑی تھی۔

آپیا !!!وہ جھٹ سے عینی کے گلے لگتے رونا شروع ہو چکی تھی

بس بس !رو نہیں۔ چپ شاباش۔ بس رو نہیں۔ تم رووگی تو آنٹی کو کون سنبھالے گا؟ عینی نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

لی۔۔۔ لیکن ساحر بھائی کو کوئی کیوں مارے گا؟ وہ۔۔۔وہ تو اتنے اچھے تھے۔ افرہ نے سر جھکا کر ہچکیوں سمیت کہا

پتہ نہیں یہ تو وقت بتائے گا۔ تم رونا توبند کردو یار۔ عینی نے پھر سے اس کے آنسو صاف کیئے

وہ لوگ بیٹھے رہے۔ نہ دن کا ہوش تھا؛ نہ دوپہر کا نہ شام کا۔ وہ اور

عینی اٹھ کر ساحر کی امی کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد افرہ باہر لان کی طرف چلی گئی کیونکہ اسے گھٹن سی محسوس ہورہی تھی۔

افرہ لان میں آکر بیٹھی تو آسمان کو دیکھنے لگی۔ وہ آسمان کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے ہوش ہی نہ رہا کہ کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ چکا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ڈھونڈ رہی ہے اس آسمان میں؟ ساتھ بیٹھے شخص نے استفسار کیا

چاند۔ اس نے ویسے ہی بیٹھے جواب دیا

نظر آیا پھر؟ پھر سے پوچھا گیا

نہیں۔ آج چاند بھی نہیں ہے۔ بہت گھٹن زدہ ہے سب کچھ۔ ویسے ہی گم صم جواب دیا گیا

جب گھٹن انسان کے اندر ہو تو اسے باہر کا ماحول بھی گھٹن زدہ محسوس ہوتا ہے مس افرہ۔ وہی دلکش آواز اسے سنائی دی تو وہ فورا ہوش میں آتی اس کی طرف دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ۔۔آپ؟ افرہ نے اپنے لہجے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا

جی میں۔ اصحاذ نے جواب دیا

ویسے آپ مجھے شاہ کیوں بلاتی ہیں؟ اصحاذ نے آئیبرو اچکا کر پوچھا

کیونکہ آپ کا نام بہت بڑا ہے۔ بے اختیار زبان سے پھسلا

اچھا اوکے۔ اصحاذ نے مصنوعی حیرت سے کہا البتہ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ در آئی

آپ کے دوست ہیں؟ تھوڑی دیر بعد اصحاذ نے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں دوست نہیں رکھتی۔ افرہ نے سادہ لہجے میں کہا

وہ کیوں؟ اصحاذ نے حیرت سے پوچھا

پتہ نہیں۔ کوئی میرا دوست بنتا ہی نہیں ہے۔ افرہ نے عام سے لہجے

میں کہا

تو کوئی بات نہیں۔ آپ میری دوست بن جائیں۔ اصحاذ نے کہہ کر ہاتھ
بڑھایا

سوچوں گی۔ افرہ نے اس کے پھیلی ہوئی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے کہا

اوکے مس افرہ۔ نو پرابلم لیکن کیا مجھے آپ کا نمبر مل سکتا ہے؟ اس
نے پھر سے ہاتھ بڑھایا

ہاں بلکل۔ اس نے اصحاذ کو نمبر نوٹ کروایا اور پھر دونوں نے ایک
دوسرے کا نمبر سیو کر لیا

ویسے آپ کرتی کیا ہیں مس افرہ؟ اصحاذ نے تھوڑی توقف کے بعد پوچھا

میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہوں۔ اس نے کرسی کے پشت سے سر ٹکا کر جواب دیا

نائس۔ اصحاذ نے داد دیتی نظروں سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا مس افرہ میں اب چلتا ہوں۔ زندگی رہی تو پھر ملیں گے۔ اللہ حافظ۔ اس نے کہا اور اس کے جواب کا انتظار کیئے بغیر ہی لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

وہ بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی اور کوئی دوسرا اپنے شکار کی تاک میں رہنے کے باوجود ہاتھ نہ آنے پر وہاں سے چلا گیا۔

****

کتنی بے رحمی سے مارا تھا اسے۔ اففف اللہ !!میرے تو رونگھٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ توبہ توبہ۔ عینی جب سے آئی تھی ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد یہی الفاظ دہرا رہی تھی

بس بھی کرو یار۔ بخش دو اسے۔ اصحاذ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

اوکے۔ سوری اب نہیں کہوں گی۔ عینی کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی

لاونج میں اس وقت صرف وہ دونوں تھے۔ سکندر شاہ تو آتے ساتھ ہی بیڈ روم کی طرف بڑھ گئے تھے جبکہ عینی اور اصحاذ لاونج میں ہی بیٹھے

رہ گئے۔

کافی پیو گے؟ عینی کچن کی جانب جاتے ہوئے پوچھنے لگی

ہاں یار۔ سٹرانگ کافی بناو میرے لیئے۔ اصحاذ نے کہہ کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی اس نے آنکھیں بند کی تھی کہ اس کے آنکھوں کے پردے پر کسی کا دلکش سراپا چھن سے لہرایا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کی اور بڑھ رہا تھا لیکن ناکام ہورہا تھا۔

اصحاذ نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں تو سامنے عینی کو کھڑے پایا جو اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ سن نہیں رہا تھا

کیا ہوا؟ لگتا ہے کافی تھک چکے ہو۔ عینی نے اس سے پوچھا جس کی آنکھیں لال انگارہ بنی ہوئی تھیں

ہاں بس تھوڑا سر میں درد ہے۔ اس نے شہادت کی انگلی اور انگھوٹھے کی مدد سے ماتھا مسلا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے تم یہ پیو میں تمھارے لیئے پین کلر لیکر آتی ہوں۔ عینی نے فورا کچن کا رخ کیا اور وہاں سے پین کلر لاکر اسے تھمائی

اس نے پین کلر لی اور پھر آدھی کافی بھی جلدی جلدی پی کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں آکر اس نے سر جھٹکا اور پھر فریش ہونے کے لیئے واش روم کا رخ کیا اور پھر فریش ہوکر آکر بیڈ پر چت لیٹ گیا اور چھت کو گھورنے لگا۔ اسی طرح چھت کو گھورتے گھورتے اس پر نیند مہربان ہوگئی۔

****

آج موسم کے تیور بھی کچھ بدلے بدلے سے تھے۔ آسمان کالی گھٹاوں سے بھرا ہوا تھا۔ موسم میں چھائی تھوڑی سی خنکی ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔

وہ بھی گراونڈ میں بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر اس کے کلاس کی کچھ لڑکیاں بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

یار ہمارے سر شہیر کتنے ہاٹ ہیں نہ؟ ایک لڑکی نے کہا

ہاں یار !!!وہ کتنے ڈیشنگ ہیں !!!افففف ان کے بائیسپس۔ یہ کہنے والی ایمن تھی جو کافی حد تک حسن پرست لڑکی تھی

ان کی چمکتی نیلی آنکھوں پر تو میں دل ہار بیٹھی ہوں۔ ایمن نے پھر سے کہا اور اس بار کافی ڈرامیٹک انداز میں دل کے مقام پر ہاتھ رکھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے ہوئے !!!اس کے ساتھ اور لڑکیوں نے ہوٹنگ کی اور پھر بے ہنگم قہقہے لگانے لگے۔

پتہ نہیں کیسے لوگ ہیں یہ؟ افرہ نے ان کی سوچ پر افسوس کرتے ہوئے دل میں کہا

بلکل آپ جیسے لوگ ہیں یہ۔ بس فرق اتنا ہے کہ وہ آپ جیسا نظریہ' نہیں رکھتے۔ 'دور کہیں سماعتوں میں اصحاذ کا کہا گیا جملہ گونجا

ایک ہلکی مگر خوبصورت مسکان نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا اور وہ اپنا بیگ اور نوٹس اٹھا کر چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

وہ ابھی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی کہ بارش بہت زور و شور سے شروع ہوگئی۔

وہ جلدی سے پاس ہی کے شیڈ میں کھڑی ہوگئی اور بارش کے تھم

جانے کا انتظار کرنے لگی

کبھی اٹھ جاتی پھر بیٹھ جاتی، پھر تنگ آکر ادھر ادھر ٹہلنے لگتی۔ اس نے ویسے ہی ہاتھ بڑھایا تو بارش کے قطروں نے اس کے ہاتھ کو چوا۔

وہ خوش ہوتی ان قطروں کو ہتھیلی ہاتھ میں جمع کرتی اور پھر انھیں اپنے چہرے پر ڈال دیتی۔ جب جب وہ انھیں چہرے پر ڈالتی تب تب اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ در آتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی بھی وہ یہ سب کر رہی تھی کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور سامنے دیکھنے لگی تو نیلی آنکھوں والا سر شہیر اس کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا

اس نے جلدی سے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن وہ تو شاید کسی مضبوط آہنی شکنجے میں پھنس چکا تھا

ہاتھ چھ۔۔۔چھوڑیں میرا سر۔ افرہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہ چھوڑوں تو؟ شہیر دو قدم اس کے قریب ہوا اور سرگوشی نما انداز میں اس سے کہا

می۔۔۔ میں سب کو اکھٹا کرلوں گی۔ اس نے معمولی کوشش کی

کرلو۔ اس نے کہہ کر مزید اسے خود کے قریب کیا

پلیززززز ہاتھ چھوڑیں میرا۔ مجھے درد ہورہا ہے۔ افرہ کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

افرہ!!! کسی نے اسے آواز دی

کسی کی آواز سن کر اس کے آنکھوں میں امید کے کئی دیپ روشن ہونے لگے۔ ابھی وہ اسے آواز دیتی کہ شہیر اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا اور پوری شدت سے اپنا لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑنے لگا

اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے مزید بڑی ہوگئیں۔ افرہ نے پوری کوشش کی اسے دھکا دینے کی لیکن وہ اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس نے دوسرا ہاتھ اس کے کمر پر رکھ کر مزید خود کے قریب کیا

اور اس کی شدت میں مزید تیزی آگئی

تھوڑی دیر بعد اس نے افرہ کو چھوڑا تو فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

وہ اپنے دوسرے ہاتھ کی پشت سے اپنے ہونٹوں کو رگڑنے لگی اور آنسو متواتر اس کا چہرہ بگھوتے رہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی کو بھی بتانے سے پہلے اپنا انجام یاد رکھنا۔ کسی دوسرے کو ہمارے بیچ انوالو کرنے کی کوشش کرنے کا نتیجہ تو دیکھ چکی ہو لیکن اب اگر یہ بات کسی کو بتائی تو سوچو میں کیا حال کرسکتا ہوں تمھارا؟ وہ دو قدم مزید اس کے قریب ہوا اور اس کے کان میں سرگوشی کی

می۔۔۔ میں کسی کو نہیں بتاونگی۔ افرہ نے بند آنکھوں سے کہا

کیا نہیں بتاو گی؟ اور کیا؟ سمیر نے پاس آکر کہا

آااپ؟ اس نے سمیر کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں

ہاں بھئی۔ تمھیں لینے آیا تھا یار۔ پوری یونی چھان ماری دیکھا تو تم یہاں آنکھیں بند کیئے کچھ بڑبڑائی رہی تھی۔ سمیر نے اسے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں سمیر۔ اس نے سمیر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا

ہاں چلتے ہیں۔ چلو۔ سمیر نے بھی اس کے گرد بازو پھیلایا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیئے چلنے لگا

پیچھے نیلی آنکھوں والا شہیر اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔

سلی گرل۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنے ہاتھ کو ناک کے قریب کیا اور ایک لمبی سانس کھینچی اور پھر وہی اپنے ہونٹ رکھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی ایم سوری افرہ۔ یہ جو بھی ہوا آج ہمارے بیچ اس کے لیئے سوری لیکن تمھیں اپنے لمس سے آشنا کرانا بھی ضروری تھا۔ یہ ضروری تھا بہت ضروری۔ اپنی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے وہ اس برستی بارش میں خود سے مخاطب تھا۔ یہ کہہ کر وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔

****

ہم کہاں جارہے ہیں سمیر؟ اس نے راستے کو دیکھ کر پوچھا

ہمارے فلیٹ۔ سمیر نے شوخی سے جواب دیا

لیکن کیوں؟ فلیٹ کیوں؟ گھر کیوں نہیں؟ افرہ نے جھٹ سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سے ہم نے تیار ہوکر فارم ہاوس جانا ہے نہ۔ سمیر نے گاڑی روک کر کہا

لیکن فارم ہاوس کیوں جانا ہے؟ افرہ نے پھر سے پوچھا

ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو۔ پارٹی میں جانا ہے نہ اور میں نے انکل آنٹی کو بتا دیا ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ اس لیئے۔ سمیر نے جھنجھلا کر کہا

ویسے یہ کیا ہے؟ سمیر نے اس کے ہونٹ کے پاس انگوٹھا پھیرتے ہوئے پوچھا

کک۔۔۔کیا؟ افرہ نے ہکلاتے ہوئے کہا

تازہ زخم کا نشان ہے۔ لگتا ہے۔۔۔

ہاں۔۔ یہ وہ پتہ نہیں کیسے آگیا؟ ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ افرہ نے جھٹ سے جواب دیا

اچھا؟ سمیر نے آنکھیں سکیڑ کا پوچھا

ہاں بھئی۔ ایسا ہی ہے۔ افرہ نے اس آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور پھر اپنا رخ پھیر لیا۔ کیسے بتاتی کہ اس پر کیا بیت چکی ہے؟ تکلیف اور بے بسی سے اس نے آنکھیں میچیں لیکن پھر خود کو کمپوز کرکے سمیر کے باتوں کا جواب دینے لگی

وہ لوگ اسی طرح باتیں کرتے فلیٹ تک پہنچ گئے۔ سمیر پہلے اور وہ اس کی تقلید کرتے ہوئے آگے پیچھے فلیٹ میں داخل ہوگئے۔

یہ لو تمھارا ڈریس۔ جلدی سے پہن کر تیار ہوجاو۔ دو بیوٹیشن تمھیں تیار کرلینگی۔ جاو وہ سامنے روم میں۔ سمیر نے اس کا گال تھپتھپاکر کہا

وہ بھی شرماتی ہوئی سامنے روم بنے روم میں چلی گئی اور سمیر بھی دوسرے روم میں تیار ہونے چل دیا

****

Episode # 10

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار یہ افی آج فون کیوں نہیں پک کر رہی؟عینی یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے پریشانی سے بولی

کیا ہوا ہے یار؟کیوں اتنی بے چینی سے ٹہل رہی ہو؟اصحاذ نے دیکھا تو اسے ٹوکا کیونکہ وہ پچھلے دس منٹ سے موبائل ہاتھ میں لیئے کبھی کان سے لگائے یہاں وہاں ٹہل رہی تھی

وہ افی فون پک نہیں کر رہی میرا۔ عینی اس کے پاس آ کر کہنے لگی

افففف او یار۔ اس کی کلاس ہو گی نہ اس لیئے۔ میڈیکل کی پڑھائی بھی تو بہت مشکل ہے

نہ۔ شاید لائبریری میں ہو اس وقت۔ اصحاذ نے اسے مطمئن کرنا چاہا

ہاں لیکن ان تین مہینوں میں کبھی ایسا تو نہیں ہوا کہ وہ شام کے چھ بجے تک لائبریری

میں ہو۔ عینی نے پھر سے اپنا خدشہ ظاہر کیا

اٹس او کے یار۔ ہم ان کے گھر چلتے ہیں اس سے ملنے کے لیئے۔ ٹھیک ہے؟ اصحاذ نے

نرم مسکراہٹ سے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یہ ٹھیک ہے۔ عینی بھی فوراً مان گئی

****

عینی، اصحاذ اور افرہ کی دوستی کو تقریباً تین مہینے ہوئے تھے۔ ان تین مہینوں میں وہ بہت اچھے دوست ثابت ہوئے۔ افرہ کی زندگی میں دوستوں کی کمی عینی اور اصحاذ نے پوری کی تھی۔ وہ لوگ ایک دوسرے کے گھر بھی آتے جاتے رہتے تھے۔ ساتھ میں شاپنگ، کھانا کھانا، آؤٹنگز، فیملی گیدرنگز؛ غرض کہ ہر چیز میں یہ لوگ اکھٹے پائے جاتے۔ یہاں

تک کہ سمیر کو بھی ان کی دوستی سے کوئی سروکار نہیں تھا اور نہ ہی کوئی اعتراض۔اس لیئے افرہ بھی آسانی کے ساتھ ان کے ساتھ گھل مل گئی۔ان کی دوستی میں سب سے بڑا ہاتھ عینی کا تھا۔ان کی دوستی ایسی تھی کہ اس پر صدیوں پر محیط ہونے کا گمان ہوتا تھا لیکن ان سب میں اصحاذ اور عینی نے اسے کبھی کبھی اصحاذ کے بیٹے کے بارے میں نہیں بتایا۔

****

اصحاذ؟ عینی نے اسے پکارا جو ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھا رہا تھا

ہاں بولو عینی۔اس نے اسے اجازت دی

وہ سمیر کی کال آئی تھی کہ ہم کب تک پہنچ رہے ہیں؟عینی نے اسے آگاہ کیا

تم نے کیا کہا؟اصحاذ نے گھڑی پہنتے ہوئے پوچھا

یہی کہ ہم آرہے ہیں۔اس نے نظریں گھما کر کہا

اب چلیں؟اور ویسے افرہ نے کوئی کال کی؟وہ دونوں اس وقت سیڑھیوں سے اتر آگے پیچھے اتر رہے تھے تو اصحاذ نے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اس کا ٹیکسٹ آیا تھا کہ کوئی سرپرائیز ہے ہمارے لیئے۔عینی نے خوش ہوتے ہوئے کہا

چلو دیکھتے ہیں۔افی کا سرپرائیز بھی۔آخری بات اس نے دل میں کہی اور پھر وہ دونوں فورٹ لائیز میں بیٹھ کر سمیر کے فارم ہاوس کی طرف روانہ ہوگئے۔یہ جانے بنا کہ قسمت انھیں کیا دیکھانے والی ہے؟

****

افرہ جب ڈریس پہن کر آئی تو اسے بہت عجیب لگ رہا تھا کیونکہ آگے سے تو بلکل ٹھیک تھا لیکن پیچھے سے گلا بہت زیادہ گہرا تھا یایوں کہہ لیں کہ بیک لیس تھا۔فل مہرون کلر میکسی زیب تن کیئے وہ اس وقت کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔

میم!! آپ پلیز یہاں بیٹھے!! ایک لڑکی جو اس کی ہم عمر تھی؛نے اس سے کہا

اوکے۔وہ بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ گئی اور وہ لڑکی یعنی بیوٹیشن اپنا کام کرنے لگی

بیس تیس منٹ بعد وہ بلکل تیار تھی۔بیوٹیشن نے اس کے بالوں کو کرل کر کے انھیں

ہائی پونی ٹیل بنا کر بند کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے اس کی کمر نظر آ رہی تھی۔

ماشاءاللہ۔ میم آپ تو بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہیں۔ بیوٹیشن نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا

شکریہ۔ بدلے میں اس نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا

اب ہم چلتے ہیں۔ دونوں اجازت لیکر کمرے سے باہر چلی گئیں

ٹک ٹاک !!!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹک ٹاک !!!

ابھی وہ اپنا جائزہ لے رہی تھی آئینے کے سامنے کہ کسی نے پیچھے سے 'ٹک ٹاک' کی آواز نکالی

اس نے بے اختیار سامنے شیشے میں دیکھا تو اس کے پیروں سے زمین نکل گئی کیونکہ وہاں کوئی اور نہیں وہی ماسک اور نیلی آنکھوں والا شخص کھڑا تھا جو سر تا پیر اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

تت۔۔۔۔تم؟ افرہ نے اس کی طرف منہ کر کے لڑکھڑاتے لہجے میں پوچھا

ہاں میں۔کہتے ساتھ ہی وہ اس کی طرف بڑھنے لگا اور افرہ بے اختیار پیچھے کی جانب قدم بڑھانے لگی

وہی رک جاو۔افرہ نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی

نہیں رکا تو؟ وہ مزید قدم بڑھانے لگا اور چیلنجنگ انداز میں اسے دیکھنے لگا

می۔۔۔میں سمیر کو بتادو نگی۔افرہ نے اسے ڈرانے کی کوشش کرنے لگی؛ جس کے جواب میں اس کا قہقہہ بلند ہوا

ہاہاہاہا۔کیا بتاوگی اسے ؟اس نے مسلسل ہنستے ہوئے پوچھا اور افرہ کو اس کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا لگا

میں اسے بتاو نگی کی تم مجھے تنگ کرتے ہو۔افرہ نے اپنی طرف سے بڑی پتے کی بات کی

اور پھر کیا ہو گا؟اس نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا

پھر۔۔۔پھر تم مجھے کبھی تنگ نہیں کروگے۔افرہ نے ایک عزم سے کہا

تمھیں کیا لگتا ہے کہ وہ تمھاری بات مان لے گا؟اس نے افرہ کی طرف تھوڑا جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا

ہاں وہ میری بات کا یقین کر لیں گے۔افرہ نے مضبوط لہجے میں کہا

سوچو اگر تم اسے یہ بتاو گی کہ تم سے ایک لڑکا تقریباہر روز ملنے آتا ہے، تمھارے مطابق تمھیں تنگ کرتا ہے۔تو اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ تم پر شک نہیں کرے گا؟وہ تمھیں ہمیشہ کے لیئے اپنی زندگی میں رہنے دیگا؟اور اگر پھر بھی اتنا شوق ہے تو جاو بتاو اسے!!!ویسے کیا بتاو گی کہ کون ہے وہ جو تم سے ملنے آتا ہے؟ہاہاہاہا۔اس نے کہہ کر بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

تت۔۔۔تم جاو یہاں سے۔افرہ نے ہار مانتے ہوئے کہا گویا اس شخص سے جیتنا آسان نہیں

میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔یکدم وہ سنجیدہ ہوا اور اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ دیئے کیونکہ وہ ڈریسنگ سے لگی تھی

اس کے قریب آتے ہی وہ سانس روکے کھڑی ہوگئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کرکے رخ موڑا جبکہ اس کی اس حرکت پر سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آئی لیکن چہرے پر ماسک ہونے کی وجہ سے اسے دیکھائی تو کیا محسوس بھی نہیں ہوا کہ وہ مسکرا رہا ہے۔

میرے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی بتادینا کہ تمھارا اور تمھارے سر شہیر کے بیچ آج کتنا رومینٹک سین۔۔۔۔

چٹاخ!!!!!

ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ افرہ نے اس کی بات کے درمیان ہی اسے تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ کی وجہ سے اس کا منہ دوسری طرف ہو گیا اور وہ زمین کو گھورنے لگا

مجھے کمزور مت سمجھنا مسٹر!! میں وہ لڑکی نہیں ہوں جو ڈر جاتی ہے۔بس رشتوں کی وجہ سے مجبور ہوں ورنہ۔۔۔۔

کیا ورنہ؟وہ بھی اس کی بات کے درمیان اس پر دھاڑا اور اسے بازووں سے دبوچا

اس کی دھاڑ سن کر وہ سہم گئی۔اندر ہی اندر وہ بہت ڈر رہی تھی لیکن باہر سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی

دور رہو مجھ سے۔اس نے اسے دھکا دیا تو وہ ویسے ہی کھڑا رہا بلکہ مزید اس کی جانب جھکا

وہ بھی اس کے اپنی طرف جھکنے کی وجہ سے جھک گئی تو اس نے ہاتھ اس کی کمر کی طرف بڑھا دیا

پلیززز۔افرہ نے اس کی منت کی

سزا تو مل کر ہی رہے گی۔اس کی ریڑھ کی ہڈی کو سنسناتی ہوئی مدھم آواز ابھری

مت کرو میرے ساتھ ایسا۔افرہ نے اس کی منت کی جس نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ دیا

اور اسے تھوڑا سا اپنی طرف سیدھا کر لیا

میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں ہے افرہ۔ابھی سے ڈرنے لگی تم؟اس نے تمسخرانہ لہجے

میں ذو معنی بات کی

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر افرہ کا چہرہ لال گلنار ہوا۔

اس نے افرہ کی بیک سائیڈ پر بنی ڈوری کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے کھولنے لگا۔

مت کرو ایسا پلیززز۔آئی ایم سوری پلیززز۔افرہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور

اسے معافی مانگنے لگی

اس نے جھٹ سے ہاتھ اس کے بالوں کی طرف کیا اور پھر اس کی پونی کھول دی۔

سارے بال لہرا کر افرہ کے چہرے پر آ گئے۔

ہاں اب ٹھیک ہے۔اس نے افرہ کے کھلے بالوں کی طرف دیکھ کر کہا

جبکہ افرہ اس کے پل پل بدلتے روپ پر حیران ہو رہی تھی۔اس نے افرہ کے بالوں میں ہاتھ ڈالا اور اسے بالوں سے آہستہ سے پکڑ کر اپنے نزدیک کر لیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا

تم چاہتے کیا ہو مجھ سے؟افرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

تمھیں۔ایک لفظی جواب آیا

لیکن میں سمیر کی امانت ہوں اور ان کی منکوحہ بھی۔بہت جلد ہماری شادی ہونے والی ہے۔اس نے کچھ سچ اور کچھ جھوٹ ملا کر اس سے کہا

جانتا ہوں کہ تم میری نہیں ہو سکتی لیکن کیا کروں اس دل کا جو تمھارے لیئے دھڑکتا ہے۔تمھاری خواہش کرتا ہے افرہ۔کیسے بتاوں تمھیں کہ تمھاری لیئے میری محبت اب عشق اور جنون بن چکی ہے۔کیسے کرو گی تم میرا یقین؟کیا کروں میں؟وہ اسے دیکھ کر صرف سوچ سکا لیکن پھر بولا تو اسے شاک کر گیا

مجھے معاف کر دو افرہ۔اس نے افرہ کے کان کے پاس جھک کر کہا

اس کے منہ سے لفظ معافی سن کر افرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور وہ اسے تکنے

لگی

جانتا ہوں جو کیا غلط کیا لیکن اب کبھی بھی تمھاری زندگی میں واپس نہیں آونگا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ 'دل' صرف تمھاری تمنا کرتا رہے گا لیکن تمھاری خوشی کی خاطر میں اپنے دل کو سمجھالونگا۔ خیال رکھنا اپنا۔ اس نے افرہ کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن افرہ نے رخ موڑا تو اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اور پھر ہاتھ کی مٹھی بنا کر نیچے کر لیا اور بنا کچھ کہے وہاں سے کھڑکی سے کود گیا

ہنہہ !! بڑا آیا دل تمھاری خواہش کرتا ہے افرہ۔ افرہ نے اس کے جاتے ہی اس کی نقل اتاری اور پھر سے اپنی ڈوری بند کی جو تھوڑی سی لوز ہو چکی تھی اور پھر سے خود کو دیکھنے لگی۔ اس نے ویسے ہی بال کھلے رکھے اور پھر باہر چلی گئی

واو۔ یار یو آر لوکنگ سووووہاٹ !!! سمیر نے اسے دیکھ کر کافی بے باک انداز میں اس کی تعریف کی جسے سن کر اس نے سر نیچے کر لیا

کیا خیال ہے؟ کیوں نہ پارٹی میں جانا کینسل کر دیں اور یہی رہ کر ہم کچھ پل حسین کر لیں۔ سمیر نے بے باکی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

سمیر پلیززز۔اس نے سرخ چہرے سمیت کہا

کیا ہوا؟ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور تم یونہی سرخ ہو رہی ہو۔جب کرونگا تو پتہ نہیں تمھارا کیا حال ہوگا؟ہاہاہاہا۔اس نے افرہ کے چہرے پر آئے کچھ لٹوں کو کان کے پیچھے کیا اور بات کے آخر میں قہقہہ لگایا

سمیر چلیں۔جب افرہ سے کوئی جواب نہیں بن پایا تو اس نے جانے کا کہا

ہاں یار چلو۔ویسے بھی کافی دیر ہو چکی ہے۔سمیر نے کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے تو وہ بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھی اور پھر دونوں وہاں سے سمیر کے فارم ہاوس کی جانب بڑھ گئے

****

یہ تم کہاں چلے گئے تھے یار؟کب سے یہاں بور ہو رہی تھی میں اور انی بھی ابھی تک نہیں آئی۔اس نے اصحاذ کے آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی اور بنا اس کی طرف دیکھے شروع ہو گئی

طبعیت تھوڑی بوجھل ہو گئی تھی تو اس لیئے سمندر کی طرف چلا گیا تھا۔اس نے ٹائی کا

ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کہا

پورا ایک گھنٹہ تم نے سمندر کے ساتھ گزرا؟عینی نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے پوچھا اور اس کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھوں سے سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا

اصحاز؟ازا یوری تھنگ اوکے نہ؟اذان تو ٹھیک ہے نہ؟ تمھاری آنکھیں سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟اس نے اصحاذ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تشویش سے پوچھا

ہاں سب ٹھیک ہے یار۔بس پتہ نہیں عجیب گھٹن محسوس ہو رہی ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔اس نے دوبارہ سے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور وہی ایک چیئر پر بیٹھ گیا۔

کچھ نہیں ہو گا یار۔فضول میں ٹینشن نہیں لو۔سب ٹھیک ہو گا۔عینی بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ہمم۔اللہ کرے ایسا ہی ہو۔اصحاذ نے اسے دیکھ کر کہا

لو وہ دیکھو افی بھی آ گئی۔اس نے خوش ہوتے ہوئے سامنے کی طرف دیکھ کر کہا

وہ بھی سامنے کی طرف دیکھنے لگا جہاں افرہ مہرون میکسی پہنے،بالوں کو کرل کیئے اور انھیں کمر پر پھیلائے؛سمیر کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اینٹرنس کی طرف بڑھ رہی تھی

اسلام علیکم آپیا۔ اس نے گرمجوشی سے عینی کو سلام کیا

وعلیکم اسلام آپیا کی جان۔ عینی نے کہہ کر اسے گلے لگایا تو وہ بھی اس کے گلے لگی

اسلام علیکم مس افرہ۔ اصحاذ نے مسکرا کر کہا

وعلیکم اسلام شاہ۔ افرہ نے دھیمی آواز سے جواب دیا

کیسی ہیں آپ؟ اس نے افرہ سے پوچھا جو سر جھکائے؛ نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے کھڑی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور جواب دیا

تمھارے سامنے ہوں۔ کیسا لگ رہا ہوں تمھیں؟ اس خاصے شوخ لہجے میں کہا

خوبصورت۔ اس نے ٹکٹکی باندھتے ہوئے اسے دیکھ کر بے اختیار ہو کر کہا

کیا کہا؟ اصحاذ نے دوبارہ پوچھا

نہیں میرا مطلب ہے کہ ٹھیک لگ رہے ہیں آپ بھی۔ اس نے شکر کا سانس لیا کہ اس نے سنا نہین ورنہ وہ اس کی ٹانگ ضرور کھینچتا

اوکے۔ چلیں آئیں اس طرف چلتے ہیں۔ عینی نے دونوں کو دیکھ کر کہا

ہاں آو۔اصحاذ نے بھی اس کی تقلید کی اور وہاں سے وہ تینوں چل دیا کیونکہ سمیر تو پہلے ہی سٹیج کی جانب جاچکا تھا

****

لیڈیزاینڈ جینٹل مین۔ جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ آج کی پارٹی ہم نے کسی خاص مقصد کے لیئے رکھی ہے۔ سٹیج پر ساحل آفندی کی آواز گونجی تو سب لوگ سٹیج کر طرف متوجہ ہوگئے

جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے کی موت کو ابھی چھ مہینے ہی ہوئے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا دوسرا بیٹا سمیر آفندی میرا سارا بزنس آج سے سنھبالے۔انھوں سے محبت سے سمیر کی طرف دیکھ کر کہا

اور آج مجھے یہ بتانے میں خوشی محسوس ہورہی ہے کہ آج سے ٹھیک دس دن بعد ہی سمیر کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوچکی ہے۔ساحر کی موت کی وجہ سے یہ شادی سادگی سے ہی ہوگی۔انھوں نے وہاں سب کو یہ خوشخبری سنائی تو سب نے تالیاں بجاکر ان خیر

مقدم کیا۔

میں اب سٹیج پر آپ اپنے بیٹے سمیر آفندی اور اپنی ہونے والی بہو افرہ شیخ کو بھی سٹیج پر بلا کر آپ سب سے ملوانا چاہتا ہوں۔یہ کہہ کر انھوں نے دونوں کی طرف دیکھا جوان کے بلانے پر سٹیج کر طرف بڑھ رہے تھے۔

وہ دونوں ان کے سامنے آئے تو انھوں نے باری باری دونوں کا ماتھا چوما اور وہ دونوں سٹیج پر کھڑے ہو گئے

سب لوگوں نے ستائشی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا کسی نے محبت سے تو کسی نے نفرت سے۔سب نے انھیں سراہا اور تالیاں بجائی

کوئی تھا جو افرہ کے سٹیج پر جانے کی تاک میں بیٹھا تھا۔جیسے ہی افرہ سٹیج پر چڑھی اور سامنے کھڑی ہو گئی۔ابھی انھیں وہاں کھڑے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ تھوڑی دیر بعد فضا میں گولیوں کی آواز گونجی

ٹھاہ!!!

ٹھاہ!!!

آوازیں سن کر کچھ لوگ سامنے کی طرف سٹیج کی طرف دیکھنے لگے جبکہ کچھ لوگ وہاں سے بھاگنے لگے۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین